OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jul-Dec-2022
Vol: 3, Issue: 2
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

ڈاکٹر عامر حیات[1]
ڈاکٹر ارشد ملک[2]
ڈاکٹر سمیرا ربیعہ[3]

مدارس دینیہ میں ہم نصابی سرگرمیاں:
سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں عملی تطبیقات

Co-curricular activities in Madaris:
Practical applications in the light of the Seerat ul Nabi (SAW)

Abstract

Cocurricular activities are important for building a balanced personality of studentsa. There are more than 35000 religious' institutions in Pakistan. Millions of students are enrolled in these deeni madaris. The present research article is aimed at investigating the permissibility of cocurricular activities in the teaching Wisdon of Holy Prophet (SAW) and its prospect application in the Deeni Madāris. The narrative and analytical approach has been used to answer the research question. It has been observed that there is wide range of cocurricular activities

1 اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ عربی وعلوم اسلامیہ، سیالکوٹ، جی سی ویمن یونیورسٹی
2 لیکچرر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف لاہور، سرگودھا کیمپس
3 اسسٹنٹ پروفیسر، ادارہ عربی وعلوم اسلامیہ، سیالکوٹ، جی سی ویمن یونیورسٹی

found in the teaching pedagogy of the Prophet Muhammad (SAW). The cocurricular activities mentioned in the books of hadith and Seerah are helpful in the complete personality development of the students. From the examples of the Seerah proposed framework for Deeni Madāris has been presented to implement cocurricular activities in them. It will not also help to enhance learning outcomes but also will be beneficial to draw a soft image of Deeni Madāris to the common people and critics .

Key words: Co curricular, activities, Learning, Teaching, Pedagogies

مقدمہ

اقوام متحدہ کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے تعلیم ایک تسلیم شدہ بنیادی حق ہے۔ معاشرے کی بہتری اور عوام الناس کی وسعت نظر کے لیے تعلیم کی اہمیت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا بھر کے ماہرین تعلیم کی انتھک کوششوں کی وجہ سے ہی دنیا ترقی کر رہی ہے اور تعلیم ہی اس کے پیچھے بنیادی محرک ہے۔ معاشرے میں انقلاب لانے میں تعلیم سے زیادہ طاقتور کوئی چیز نہیں، یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام ممالک اپنی عوام کو معیاری تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے جامع تعلیمی پالیسیاں روبہ عمل لارہے ہیں۔ تعلیمی میدان میں نت نئی تحقیقات سے عمل تدریس کو مزید مؤثر بنانے کی حکمت عملیاں ترتیب دی جارہی ہیں۔ جدید تعلیمی تحقیقات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ طلبہ کے لئے روایتی درسی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کی تعمیر و ترقی کے لئے ہم نصابی سرگرمیاں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

پاکستان کے نظام تعلیم میں دینی مدارس کا اہم کردار ہے۔ بلاشبہ اس وقت ہزاروں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ مدارس دینی تعلیم میں سرگرم عمل ہیں جن میں لاکھوں طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدارسِ دینیہ مسلم معاشرے میں گہری تاریخی، سماجی اور دینی جڑیں رکھنے والے ادارے ہیں۔ سرکاری تعلیمی اداروں، پرائیوٹ مہنگے جدید تعلیمی اداروں کے شانہ بشانہ دینی تعلیمی ادارے معاشرے کی ان بنیادی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کر رہے ہیں۔ جدید تدریسی اسالیب کے مطابق طالب علم کی فعال شرکت سے تدریسی عمل کو زیادہ دلچسپ، مؤثر اور فائدہ

مند بنایا جا سکتا ہے۔ وقت کی ضرورت ہے کہ طلبہ کی تعمیر شخصیت کے لئے مدارس دینیہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کی سہولیات و دستیابی کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے تاکہ طلبہ کی تدریسی ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کی عملی تشکیل میں معاون ذرائع کا بھی مناسب استعمال ممکن ہو سکے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

مدارس دینیہ کے نصاب، طریقہ تدریس اور مسائل و امکانات پر بہت کام کیا گیا ہے۔ بے شمار کتب، تحقیقی مضامین اور تحقیقی مقالہ جات ان موضوعات پر لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن مدارس دینیہ میں ہم نصابی سرگرمیوں پر بہت کم مواد دستیاب ہے۔ جناب سلیم منصور خالد نے اپنی کتاب "دینی مدارس میں تعلیم: کیفیت، مسائل، امکانات" میں دینی مدارس کے نصاب، طرز تدریس اور عملی مسائل پر فکر انگیز بحث کی ہے۔ انہوں نے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کی ضرورت واہمیت پر بھی لکھا ہے لیکن ۴۵۰ سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اس اہم موضوع کا حصہ آدھے صفحے سے زیادہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ اتنے اختصار میں اس موضوع کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا اور یہ عنوان مذکورہ کتاب میں تشنہ محسوس ہوتا ہے۔ "دینی مدارس: نصاب و نظام تعلیم اور عصری تقاضے" مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری کی گراں قدر تالیف ہے۔ ۲۰۰۲ء میں منصہ شہود پر آنے والی اس کتاب میں جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے مدارس دینیہ کے نصاب و نظام تعلیم پر قیمتی مقالات شامل ہیں۔ لیکن حیرت انگیز طور پر ان میں طلبہ کی تعمیر و ترقی کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں پر بحث نہیں کی گئی۔ جناب نعیم صدیقی نے اپنی کتاب "تعلیم کا تہذیبی نظریہ" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معلمانہ زندگی اور اوصاف کو جمع بھی کیا ہے اور ان کا جاندار تجزیہ بھی کیا ہے۔ لیکن ان تمام کتب میں طلبہ کی ہم نصابی سرگرمیوں کی ضرورت و افادیت کے حوالے سے کچھ قابل ذکر کام موجود نہیں ہے۔

پروفیسر رب نواز کی ۲۰۰۱ء میں منظر عام پر آنے والی کتاب "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمی جدوجہد" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نصابی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف اقدامات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی عرق ریزی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے ان ہم نصابی سرگرمیوں کی تفصیل مہیا کی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حکمت تدریس کا لازمی جزو تھیں۔ مولانا محمد رفیق شنواری، نے مجلہ "الحق" میں اپنے مضمون "دینی مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کی تشکیل اور اس کے مواقع" میں دینی مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کی مختلف جہات پر

قابل قدر معلومات پیش کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف سرگرمیوں کے اجراء کی طرف توجہ دلائی ہے۔ بلاشبہ اپنے موضوع پر یہ بہترین تحریر ہے لیکن اس میں ہم نصابی سرگرمیوں کو اس طرح سے منضبط انداز میں پیش نہیں کیا کہ یہ انسانی شخصیت کی ہمہ جہت تشکیل و تعمیر میں اپنا مطلوبہ کردار ادا کر سکیں۔

مندرجہ بالا تحقیقات کے جائزہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضور ﷺ کی حکمت تدریس اور مدارس دینیہ کے نصابات کے حوالے سے تو قابل قدر کام موجود ہے لیکن طریقہ تدریس اور ہم نصابی سرگرمیوں کے حوالے سے تحقیقی ادب میں تشنگی موجود ہے۔ آخر الذکر کتاب میں نبوی عہد میں مروج ہم نصابی سرگرمیوں کا تعارف حاصل ہوتا ہے لیکن ان کا عصر حاضر کے دینی مدارس میں اطلاقی مطالعہ از حد ضروری ہے۔ اسی طرح سے مولانا رفیق شنواری کے مضمون میں مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے لیکن کوئی ایسا خاکہ نبوی طریقہ تدریس کے حوالے سے نہیں پیش کیا گیا جس سے طلبہ کی یہ اہم ضرورت بدرجہ اتم پوری ہو سکے۔ یہ تحقیق تشنگی مقالہ ہذا میں پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

منہج تحقیق:

مقالہ کا اسلوب بیانیہ اور تجزیاتی ہے۔ بیانیہ اور تجزیاتی اسلوبِ تحقیق کے ساتھ ساتھ سنت نبوی ﷺ سے مستنبط ہم نصابی سرگرمیوں کے مختلف انواع کا عصر حاضر کے دینی مدارس میں اطلاقی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا بنیادی طور پر تین حصوں میں منقسم ہے۔ مقالہ کے پہلے حصہ میں طلبہ کی تعمیر شخصیت میں ہم نصابی سرگرمیوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسلامی نظام تعلیم کا بنیادی ماخذ قرآنی تعلیمات اور سنت رسول ﷺ ہیں۔ مقالہ کے دوسرے حصے میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ سے ہم نصابی سرگرمیوں کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ مقالہ کے تیسرے جزو میں عہد نبوی ﷺ میں مروج ہم نصابی سرگرمیوں کا مدارس دینیہ میں اطلاقی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے انسانی شخصیت کی ہمہ جہت تعمیر و ترقی کی تمام ممکنہ جہات کو پیش نظر رکھتے ہوئے موزوں اور متوازن ہم نصابی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اس خاکہ میں سے ہر مدرسہ اپنے ذرائع و وسائل کو مد نظر رکھ کر ممکنہ ہم نصابی سرگرمیوں کو اختیار کر سکتا ہے۔

تحقیق کے اہداف و مقاصد:

اس مقالہ سے دینی مدارس کے طلبہ کی ایک لازمی تعلیمی ضرورت پوری ہو گی جس سے ان کے اندر خود

اعتمادی، جرات اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا ملکہ پیدا ہو گا۔ اقوام متحدہ کے جاری کردہ پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals) میں چوتھا ہدف معیاری تعلیم کا فروغ ہے۔ اس مقالہ سے طلبہ کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہو گا جس سے وہ معاشرے کے صحت مند شہری بن سکتے ہیں۔ ہم نصابی سرگرمیاں طلبہ کو نشے، تشدد اور دیگر سماجی برائیوں سے دور رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس وقت مدارس کے نصابِ تعلیم اور ان کے طریقہ تدریس پر تنقیدات کی جارہی ہیں۔ دینی مدارس کو جمود اور بے مقصدیت کے طعنے دیئے جارہے ہیں۔ اس تنقید کا مؤثر جواب دینی مدارس کے طلبہ کی امتحانی کارکردگی اور ان کی ہم نصابی سرگرمیوں کی صورت میں دیا جاسکتا ہے۔ مقالہ ہذا میں پیش کیا گیا خاکہ دینی مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کے فروغ کی ایک سنجیدہ کوشش ہے جس سے طلبہ میں اس رجحان کو عام کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ان وجوہات سے اس مقالہ کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔

مبحث اول: سیرت النبی ﷺ اور ہم نصابی سرگرمیاں:

ہم نصابی سرگرمیاں باقاعدہ تدریسی عمل سے اضافی سرگرمیاں ہیں جو باقاعدہ نصاب کا حصہ نہیں ہوتیں۔ یہ سرگرمیاں طلبہ کو عملی طور پر سیکھنے اور اپنی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کی نشوونما میں مدد دیتی ہیں۔ انٹرنیشنل ڈکشنری آف ایجوکیشن کے مطابق:

> ”ہم نصابی سرگرمیاں ایسی سرگرمیاں ہیں جو کسی اسکول یا کالج کے ذریعہ سپانسر یا تسلیم شدہ ہوں۔ وہ تعلیمی نصاب کا حصہ نہ ہوں لیکن انہیں تعلیمی ادارے کی زندگی کا لازمی حصہ تسلیم کیا جائے۔ ہم نصابی سرگرمیوں میں کھیل، اسکول کے بینڈ، طلبہ کا اخبار وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی درجہ بندی غیر نصابی کے طور پر بھی کی جاسکتی ہے یعنی وہ سرگرمیاں جو باقاعدہ تدریسی عمل سے ہٹ کر باہر سرانجام دی جاتی ہیں۔“(1)

ان ہم نصابی سرگرمیوں کا امتحانی نتائج پر اس طرح اثر نہیں ہوتا کہ وہ رزلٹ کارڈ کا حصہ بنیں تاہم کسی اعلیٰ تعلیمی ادارے میں داخلے کے وقت، یا حصول ملازمت کے لئے درخواست دیتے ہوئے ہم نصابی سرگرمیاں

---

1 https://www.edglossary.org/co-curricular/ Accessed on dated: 25-11-2022

درخواست کا ایک اہم حصہ ہوتی ہیں۔ پاکستان میں موجودہ روایتی تعلیمی نظام اسکولوں میں ہم نصابی سرگرمیوں کو شامل کرنے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ ان سرگرمیوں کی مثالوں میں، مباحثہ، طلبہ کلب، کھیلوں کی سرگرمیاں، طلبہ کے رسائل وغیرہ شامل ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی تدریسی حکمت عملی کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے نبوی معمولات میں تعلیم کو اولیت حاصل تھی۔ جو عظیم الشان انقلاب آپ ﷺ کی بدولت عرب میں رونما ہوا اس کی بنیادوں میں ایک متحرک تعلیمی عمل کا اہم کردار نظر آتا ہے۔ اس کا سہرا بجا طور پر آپ ﷺ کی تعلیمی فکر اور جدوجہد کو جاتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا ایک منور گوشہ یہ بھی نظر آتا ہے کہ آپ ﷺ کی زیر نگرانی جاری عمل تعلیم کوئی بے حس، بے جان اور جامد تعلیمی عمل نہ تھا بلکہ اس میں تربیت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ نظری تعلیم اور عملی تربیت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ نے تشنگان علم کی ذہنی و جسمانی خوابیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کو بھی عمل تدریس کے ایک لازمی جزو کی حیثیت دی۔

گذشتہ بحث سے یہ بات ثابت ہوئی تھی کہ آج یہ بات جدید تعلیمی نفسیات کے تناظر میں متفق علیہ ہے کہ طلبہ کی ذہنی و جسمانی استعدادات میں اضافہ کے لئے کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی اور تفریحی تعلیم کا اہتمام بھی ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی حکمت بالغہ سے اس تعلیمی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے متعدد ہم نصابی سرگرمیوں کا اہتمام فرمایا۔ ذیل میں ان سرگرمیوں میں سے چند ایک کا اختصار سے تذکرہ کیا جاتا ہے۔

1. ادب و شاعری:

تشنگان علم میں ادب و شاعری کا ذوق برقرار رکھنے کے لئے آپ ﷺ اصحاب کرام کی مجالس کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ شانِ نبوت کے بلند مرتبہ پر فائز ہونے کی وجہ سے خود تو شاعری نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی ان سے دوسروں کے اشعار پڑھنے کی روایت ملتی ہے لیکن آپ ﷺ کے سامنے مسجد نبوی ﷺ میں اصحاب کرام اکٹھے ہو کر شاعری کی محافل کا انعقاد کرتے تھے۔ آپ ﷺ نہ صرف ان مجالس میں شریک ہوتے بلکہ نمایاں شعراء کے کلام کی تحسین بھی فرماتے تھے۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ

فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ)) ([1])

کہ میں آنحضور ﷺ کے پاس سو سے زیادہ مرتبہ بیٹھا ہوں، آپ ﷺ کے صحابہ اشعار پڑھتے تھے اور عہد جاہلیت کا تذکرہ کرتے تھے، آپ ﷺ اس مجلس میں خاموش رہتے تھے اور بعض اوقات تبسم فرماتے تھے۔

آپ ﷺ کا خاموش رہنا یا تبسم فرمانا حدیث تقریری کہلاتا ہے اور کسی عمل کے مستحب ہونے کی دلیل ہے۔

2. فن تقریر:

حضور ﷺ کے حلقہ تدریس میں فن تقریر کو پختہ کرنے کے لئے مختلف افراد سے تقریریں کروائی جاتی تھیں۔ اچھے مقررین کی حوصلہ افزائی جب کہ غیر پختہ مقررین کی تادیب و اصلاح کی جاتی تھی۔

((عن أبي الدرداء:] خطبَ رسولُ اللهِ ﷺ خُطبةً خفيفةً فلمّا فرغَ من خُطبتهِ قال: يا أبا بكرٍ، قُمْ فاخْطُبْ فقامَ أبو بكرٍ فخطَب، فَقَصَّرَ دُوْنَ النبيِّ ﷺ ثُمَّ قال يَا عُمَرُ، قُمْ فاخْطُبْ فقامَ عمرُ فَقَصَّرَ دُوْنَ أبي بكرٍ ثُمَّ قال: قُمْ يا فلانُ، قُمْ فاخْطُبْ فَشَقَّقَ القَوْلَ، فقال لهُ رسولَ اللهِ ﷺ اسْكُتْ أَوِ اجْلِسْ، فإنَّ التَّشْقِيْقَ مِنَ الشيطانِ وإِنَّ البيَانَ مِنَ السِّحْرِ۔)). ([2])

ایک مرتبہ آپ ﷺ جب خطبہ دے کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے فرمایا: اٹھو اور خطبہ دو، چنانچہ ابو بکر صدیقؓ اٹھے اور آپؓ نے ایک مختصر خطبہ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا: اٹھو اور خطبہ دو، حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے بھی مختصر خطبہ دیا، پھر آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو فرمایا کہ اٹھو اور خطبہ دو، وہ شخص اٹھا اور چنانچہ اس نے تقریر میں مشغول ہو کر تقسیم کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: چپ ہو جا یا بیٹھ جا، کیونکہ پھوٹ ڈالنا شیطان کی طرف سے ہے اور فصاحت جادو سے ہے۔

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ اپنے اصحاب کرام کی تربیت کے لئے ان سے تقریریں کروایا

---

1 الترمذي، محمد بن عيسىٰ، الإمام، السنن الترمذي، كتاب الأدب، رقم الحديث: 2850

2 الذهبي، شمس الدين، محمد بن احمد بن عثمان، سير أعلام النبلاء: 1 : 438 إسناده منقطع

کرتے تھے۔ جو اچھی تقریر کرتا اس کی حوصلہ افزائی فرماتے تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب ہو کہ وہ بھی اسی طرح تقریر کیا کریں۔ اسی طرح جن اصحاب کرامؓ کی تقاریر کلام کی نوعیت یا اسلوب یا طوالت کے مطلوبہ معیار پر پورا نہ اترتی ان کی نشاندہی فرماتے تاکہ اس شخص کی اپنی اور دوسروں کی بھی اصلاح ہو سکے۔

3. مزاح:

حضور ﷺ کی تعلیمی مجالس میں ادب و شاعری اور ہلکی پھلکی گپ شپ اور مختصر قصے کہانیاں بھی بیان ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ کے سامنے اصحاب کرام ہنسی مزاح فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نہ صرف خود ان سے حظ اٹھاتے بلکہ بعض اوقات اس میں شامل بھی ہو جاتے تھے۔ تاہم یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ اس مزاح میں کچھ غلط بات شامل نہ ہو اور کسی کی تحقیر و استہزاء نہ کی جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((عن أبي هريرة: قالوا يا رسولَ اللهِ إنك تُداعبنا قال لا أقولُ إلا حقّا)) (1)

صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم سے مزاح بھی فرمالیتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں لیکن بے شک میں حق بات کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔

آپ ﷺ کی حسِ مزاح کی نفاست کی متعدد مثالیں کتب احادیث میں مذکور ہیں۔

4. مسابقت:

حضور ﷺ نے اپنے حلقہ تربیت میں شامل مرد و خواتین کی ذہنی نشو و نما کے ساتھ ساتھ جسمانی مضبوطی کا انتظام بھی فرمایا۔ آپ ﷺ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس ایک ٹکڑا ہے:

((ثُمَّ قال: لِنفْسِكَ عليكَ حقٌّ، ولأهلِكَ عليكَ حقٌ.)) (2)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اپنے جسم و جان کا خیال رکھنا اور ان کی صحت و تندرستی کی فکر کرنا واجب ہے۔ آپ ﷺ چھوٹے بچوں اور بالغ افراد کی جسمانی تربیت کے لئے ان کے مابین دوڑ کے مقابلے منعقد کرواتے تھے۔ اسی طرح کی ایک دوڑ کی چشم دید گواہی حضرت عبد اللہ بن حارث کی روایت میں ملتی ہے:

---

1 الترمذي، محمد بن عيسى، الإمام، شمائل الترمذي، رقم الحديث : 227

2 أخرجه البخاري (1975)، ومسلم (1159)، وأبو داود (2427)، والنسائي (2391) بنحوه مختصراً، وأحمد (6878)

((عن عبدالله بن الحارث:رضي الله عنه كان رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلَّم يصفُّ عبدَ اللهِ وعبيدَ اللهِ وكثيرَ بني العباسِ ويقولُ مَن سبق إليَّ فله كذا وكذا فيستبقون إليه فيقعونَ على ظهرِه وصدرِه فيلتزِمُهم ويُقبِّلُهم)) ([1])

آپ ﷺ عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر بن العباس کو ایک قطار میں کھڑا کرتے تھے پھر انہیں کہتے تھے کہ جو نوجوان میرے پاس سب سے پہلے پہنچے گا اسے یہ اور یہ انعام ملے گا۔ تو وہ ان کی پیٹھ اور سینے پر گرتے تو وہ ان سے چمٹ جاتے اور انہیں چومتے۔

آپ ﷺ کے حلقہ درس میں خواتین بھی شامل تھیں۔ ان میں ازواج مطہرات بھی شامل رہیں تاکہ وہ فیض نبوت سے ضوفشاں ہو کر عالم اسلام کی دیگر خواتین کو علومِ اسلام سے باریاب کر سکیں۔ ازواج مطہرات کے ساتھ خوش مزاجی کے مظاہرے اور ان کی جسمانی تربیت کے لئے آپ ﷺ سے متعدد مرتبہ حضرت عائشہؓ سے بنفس نفیس دوڑ لگانا منقول ہے۔([2])

5. کشتی کا مقابلہ:

مصارعت یعنی کشتی کا مقابلہ آپ ﷺ کا پسندیدہ کھیل تھا۔ متعدد روایات سے آپ ﷺ کا کشتی کے مقابلے دیکھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے اصحاب کرامؓ کی جسمانی صلاحیتوں میں اضافے کے لئے ان کے درمیان مصارعت کے مقابلے منعقد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی معرکہ جہاد میں بھی کسی کافر پر بھی ہاتھ نہیں اٹھایا لیکن اصحاب کرامؓ کی تربیت کے لئے بعض اوقات آپ ﷺ خود بھی کشتی کے مقابلے میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک موقع پر آپ ﷺ نے رکانہ پہلوان کے ساتھ کشتی کی اور اسے تین دفعہ پچھاڑ دیا۔

((عن ركانة بن عبد يزيد بن هاشم:رضي الله عنه أنَّ رُكانةَ صارَعَ النَّبيَّ ﷺ فصرَعه النَّبيُّ ﷺ.)) ([3])

رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم سے مروی ہے کہ: رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لڑی اور آپ ﷺ نے اسے پچھاڑ دیا۔

1 الهيثمي (ت 807)، مجمع الزوائد 9 : 288، إسناده حسن
2 ابو داود، سليمان بن الأشعث، (بيروت: المكتبة العصرية) كتاب الجهاد، باب في السبق على الرجل، رقم الحديث :2578
3 سنن أبي داود، باب اللباس، رقم الحديث: 4078

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

((حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:" كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ، فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ".)) ([1])

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور ان سے عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ فوجی کھیل کا نیزہ بازی سے مظاہرہ کر رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے (اپنے جسم مبارک سے) میرے لیے پردہ کیا اور میں وہ کھیل دیکھتی رہی۔ میں نے اسے دیر تک دیکھا اور خود ہی اکتا کر لوٹ آئی۔ اب تم خود سمجھ لو کہ ایک کم عمر لڑکی کھیل کو کتنی دیر تک دیکھ سکتی ہے اور اس میں دلچسپی لے سکتی ہے۔

مبحث دوم: مدارس دینیہ میں ہم نصابی سرگرمیوں کا مجوزہ خاکہ:

تعلیم کا بنیادی مقصد ایک ایسی شخصیت کی تعمیر و ترقی ہے جو اپنے خالق، اس کی مخلوق اور خود اپنے حقوق کی رمز شناس بھی ہو اور ان حقوق کی ادائیگی کی قدرت بھی رکھتی ہو۔ تعمیر شخصیت سے مراد ان انسانی صلاحیتوں کی نشو و نما ہے جن سے اس فرد کی بالخصوص اور معاشرے کی بالعموم انفرادی و اجتماعی ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں کا مطمع نظر ان اعمال میں مشغولیت ہے جو طلباء کی فکر و نظر کو درسی کتب کے مطالعے سے زیادہ وسعت عطا کریں، خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کریں اور انفرادی و اجتماعی مقاصد کے حصول کی جدوجہد کے لئے عمل اجتماعی کا ملکہ پیدا کریں۔

پاکستان کے روایتی تعلیمی ماحول کے پس منظر میں یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آج کے تعلیمی اداروں کا مقصد اولیں طلباء و طالبات کے لئے اچھے نمبروں کا حصول ہے۔ طلباء دن رات اچھے نمبروں کے لئے محنت کرتے ہیں۔ سکولوں میں رٹا سسٹم عام ہے جس کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ طلباء امتحانوں میں رٹے رٹائے جوابات دے کر زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کر سکیں۔ اساتذہ کرام بچوں کو زیادہ سے زیادہ پڑھائی پر توجہ دلاتے ہیں کہ ان کی

1 صحيح البخارى، كتاب النكاح، بَابُ حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الأَهْلِ، رقم الحديث: 5190

ملازمت کا انحصار ان طلباء کی امتحانی کارکردگی پر ہے۔اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ امتحانوں کے کل نمبروں اور طلباء کے حاصل کردہ نمبروں میں فرق بہت کم رہ گیا ہے اور یہ ایسی صورتحال ہے جس کی نظیر کم از کم ماضی قریب تک نہیں ملتی۔ان سب کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ تعلیمی ادارے اور طلباء دونوں ہم نصابی سرگرمیوں سے دور ہو چکے ہیں۔

پاکستان کے طول و عرض میں مدارس دینیہ کا جال بچھا ہوا ہے۔پاکستان میں محتاط اندانے کے مطابق قریباً پینتیس لاکھ طلباء دینی مدارس میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔دینی مدارس کا اپنا مخصوص تعلیمی ماحول ہوتا ہے جس میں متون کے حفظ و حل پر زور دیا جاتا ہے۔دینی مدارس میں اساتذہ کرام کی کارکردگی طلباء کی امتحانی کارگزاری سے شاذ و نادر ہی ماپی جاتی ہے۔اس صورتحال کا نتیجہ یہ ہے کہ مدارس میں اعلیٰ نمبروں کا حصول تو شاید اس طرح سے طلباء کا مطمح نظر نہ ہو جیسا کہ روایتی تعلیمی اداروں میں ہوتا ہے لیکن ان کی ترجیحات میں بھی ہم نصابی سرگرمیوں میں شمولیت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔طلباء کی ہم نصابی سرگرمیوں سے بے اعتنائی کا اہم سبب ان سرگرمیوں کی دینی مدارس میں حوصلہ افزائی کا نہ ہونا بھی ہے۔طلباء اپنے تمام تر تعلیمی سفر میں درسی کتب کے مطالعہ، ان کی تشریح اور ان کی تراکیب کو حل کرنے کا ملکہ حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگے رہتے ہیں۔ان مصروفیات سے ہٹ کر کسی عملی سرگرمی میں کم ہی حصہ لے پاتے ہیں۔بڑے مدارس جن میں طلباء کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے وہاں طلباء کی ہم نصابی سرگرمیوں کے مواقع کسی حد تک موجود ہوتے ہیں۔محافل حسن قراءت ونعت اور تقریری مقابلوں کے ذریعے انہیں اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع ملتے ہیں۔بعض مدارس کے طلباء انفرادی سطح پر دیگر تفریحی مشاغل مثال کے طور پر مختلف کھیلوں جیسے کرکٹ، والی بال، ہاکی میں بھی حصہ لیتے ہیں۔لیکن اداروں کی سطح پر ایسی ہم نصابی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کم ہی کی جاتی ہے۔ایسی صورتحال میں قومی سطح کے مقابلوں میں مدارس کی ٹیمیں کبھی دکھائی نہیں دیں۔سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں اس بات کی ضرورت ہے کہ مدارس دینیہ میں منضبط ہم نصابی سرگرمیوں کا باقاعدہ اہتمام کیا جائے۔ذیل کی سطور میں مدارس دینیہ کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کا ایک خاکہ پیش کیا جاتا ہے جن کی روشنی میں طلباء کی تعمیر شخصیت کی ضروریات کی تکمیل ممکن ہو سکتی ہے۔

بالعموم انسانی شخصیت کی تعمیر و ترقی کی پانچ جہات ہوتی ہیں جن کا پاس ولحاظ کرنے سے ایک متوازن شخصیت

جنم لیتی ہے۔ تعمیر انسانی کی یہ پانچ جہات ذہنی تربیت، جذباتی استحکام، جسمانی مضبوطی، خدمت خلق اور روحانی ترفع سے معنون کی جاسکتی ہیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں سے انسانی شخصیت کی ان پانچوں جہات کی یکساں تعمیر و ترقی ممکن بنائی جاسکتی ہے۔ شخصیت انسانی کی جامع تعمیر و تشکیل کے لئے پانچ جہات پر مشتمل ہم نصابی سرگرمیوں کا ایک مجوزہ خاکہ حسبِ ذیل ہے:

1. علمی وذہنی نشوونما:

علمی یا ذہنی نشوونما سے مراد افراد کے سوچنے، دریافت کرنے اور اپنے ارد گرد کی چیزوں کا مشاہدہ کرنے کا طریقہ ہے۔اس میں علم کے حصول اور مسائل حل کرنے کی مہارتوں کی نشوونما شامل ہے جو طلباء کو اپنے ارد گرد کی دنیا کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ علمی ترقی میں دماغ کی نشوونما بھی شامل ہے۔ مربوط مطالعہ انسانی دماغ کو وسعت عطا کرتا ہے۔ طلباء کے لئے کتب خانوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے لئے خاص طور پر غیر نصابی کتب کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔اس مقصد کے لئے ریڈر کلب بنائے جاسکتے ہیں۔ جن میں طلباء ہر ہفتے کچھ مطالعہ کا نصاب طے کرلیں اور ہفتہ وار نشست میں مختلف طلباء اپنا حاصل مطالعہ پیش کریں۔ مختلف علمی شخصیات پر مبنی مطالعاتی کلب بنائے جاسکتے ہیں جیسے مولانا ابوالحسن علی ندوی ریڈر کلب جس میں ان کی کتب کا مطالعہ طلباء کریں اور ان پر بحث ومباحثہ کیا جائے۔ اسی طرح سے مدارس میں دینی نصاب اور حالات حاضرہ پر مبنی مختلف کوئز مقابلے انعقاد پذیر ہوسکتے ہیں جن کی مدد سے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشی جاسکتی ہے۔ مختلف اہل علم کو اداروں میں مدعو کیا جائے تاکہ وہ اپنے تجربات و مطالعات سے طلباء کو فیض یاب کریں۔ اسی طرح مختلف تعلیمی و سیاحتی دوروں سے بھی گردوپیش کے مشاہدے سے طلباء میں ذہنی وسعت پیدا ہوسکتی ہے جس سے مدارس کے اندر جمود کی شکایت کم کی جاسکتی ہے۔

2. جذباتی استحکام:

جذباتی استحکام سے مراد اظہار، تجربہ، سمجھ اور جذبات پر قابو پانے کی ترقی ہے۔ بچپن میں زیادہ تر خوشی، خوف، اداسی اور غصہ کے جذبات جنم لیتے ہیں۔ بعد ازاں طلباء کے اندر زیادہ پیچیدہ جذبات مثال کے طور پر شرم، احساس جرم، وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے طلباء کی جذباتی نشوونما کو مثبت رُخ دیا جاسکتا ہے۔ حسن قراءت، حسن نعت اور فن تقریر سے طلباء کے اندر خوداعتمادی پیدا کی جاسکتی ہے

جس سے ان کے اندر سے بے جا شرم اور جھجک کو کم کیا جا سکتا ہے۔ مزید براں تلاوت قرآن اور ادائیگی نعت سے طلباء میں باطنی خوشی جنم لیتی ہے اور خود، غصے اور اداسی جیسے منفی رجحانات سے خلاصی حاصل ہوتی ہے۔ انسانی جذبات میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کے لئے مختلف مشاغل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلباء کو خطاطی اور باغ بانی وغیرہ ایسی سرگرمیوں میں مصروف کر کے ان کے جذبات واحساسات سے منفی اجزاء کو بے اثر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے طلباء کے مابین بین الجماعتی اور بین الاداراتی حسن قراءت، حسن نعت اور خطاطی کے مقابلے منعقد کئے جائیں۔ اسی طرح ہر طالب علم کے لئے ضروری قرار دیا جائے کہ وہ نہ صرف ایک پودا لگائیں گے بلکہ اس کی نشوونما کا خیال بھی رکھیں گے۔ اس طرح سے ماحول بھی بہتر ہو گا اور طلباء کو ایک مثبت سرگرمی بھی مل جائے گی۔

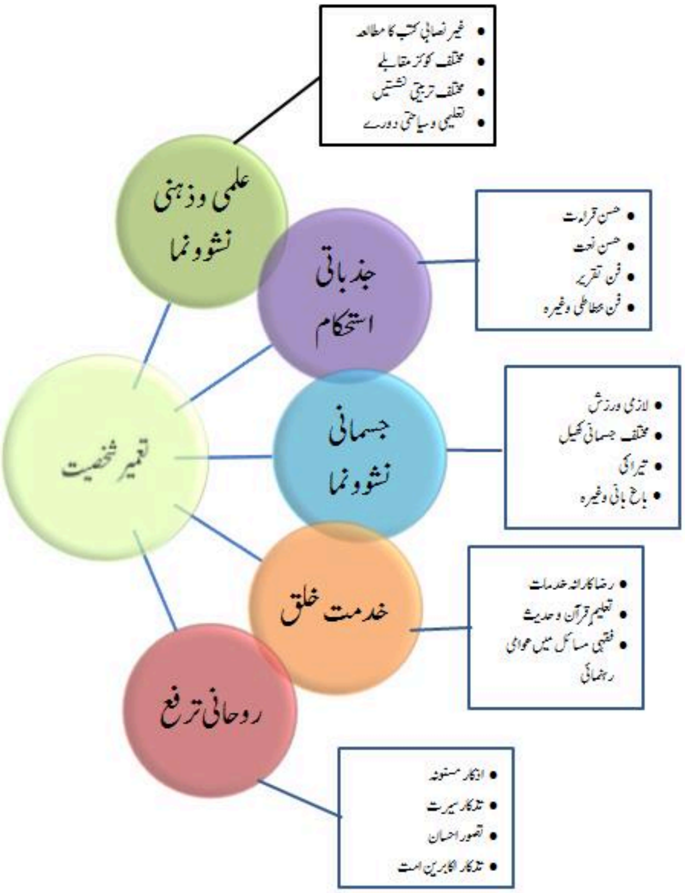

3. جسمانی نشوونما:

جسمانی نشوونما سے مراد طلباء کے جسمانی اعضاء کی بڑھوتری و استحکام ہے تاکہ جسم میں بعض مہارتوں کے لیے مخصوص افعال انجام دینے کی صلاحیت حاصل ہو۔ جسمانی نشوونما میں پٹھوں کی بڑی حرکت کے ساتھ ساتھ چھوٹی حرکتیں بھی شامل ہیں۔ اس میں جسم، دماغ، حواس اور فرد کی تندرستی میں تبدیلیاں شامل ہیں۔ بچپن وہ دور ہے جب زیادہ تر جسمانی نشوونما ہوتی ہے۔ جب بچہ جسمانی نشوونما سے گزرتا ہے تو وہ خوداعتمادی حاصل کرتا ہے جس سے اس کی جذباتی اور سماجی نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے۔ طلباء کے لئے صبح سویرے نماز فجر کے بعد اور تدریس شروع ہونے سے پہلے جسمانی ورزش کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ طلباء کو بعد از تدریس مختلف کھیلوں میں حصہ لینے کی طرف راغب کیا جائے۔ لیکن یہ کھیل ایسے ہوں جن میں وقت کم سے کم خرچ ہو اور جسمانی فائدہ زیادہ حاصل ہو مثال کے طور پر والی بال، باسکٹ بال، ہاکی اور فٹ بال وغیرہ۔ نبوی ﷺ تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے، تیراکی اور دیگر جسمانی مضبوطی کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ طلباء کی آپس میں مسابقت کے مواقع مہیا کئے جائیں تاکہ طلباء کے اندر خوداعتمادی پیدا ہو اور وہ معاشرے کے فعال رکن بن سکیں۔

4. خدمت خلق:

سماجی ترقی کا مطلب معاشرے میں کسی فرد اور معاشرے کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانا ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں سے آگاہ ہو سکیں اور ان میں اضافہ کر سکیں۔ لوگوں میں سرمایہ کاری کو سماجی ترقی کہا جاسکتا ہے۔ بچوں کی نشوونما میں سماجی ترقی میں ان کے رویے کو منظم کرنے اور دوسروں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت شامل ہوتی ہے۔ دین اسلام کا بنیادی مطمع نظر مخلوق خدا کی خدمت ہے۔ طلباء میں خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ان پر درس کے بعد ملحقہ آبادی کے نادار افراد کی خدمت کی ذمہ داری ڈالی جائے۔ جو طالب علم جس طرح سے رضاکارانہ کسی کی خدمت کر سکتا ہو وہ اس طرح سے دوسروں کے کام آئے۔ جو قرآن پڑھ چکا ہو ارد گرد کے بچوں کو قرآن کی تعلیم دے۔ اسی طرح سے سماجی بہبود کے لئے لوگوں کو قرآن، سنت کی طرف راغب کیا جائے۔ اگر خدانخواستہ کوئی قدرتی آفت آجائے تو طلباء اس میں ارد گرد کی آبادی کی مدد کے لئے آگے بڑھیں۔

اس مقصد کے لئے طلباء کی تربیت کا اہتمام کیا جائے اور ان میں مطلوبہ صلاحیتوں کی نشوونما کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا ذوق وشوق بھی پیدا کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف سماجی خدمت گاروں کے مدارس میں محاضرات کا اہتمام کیا جاسکتا ہے تاکہ طلباء بھی اس کار خیر کے لئے راغب ہوں۔ مدارس کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ جسمانی طور پر مضبوط طلباء پر مشتمل ایک رضاکار جمعیت قائم کردے جو مندرجہ بالا اہداف کے حصول میں معاون ثابت ہو۔

5.روحانی ترفع:

روحانی ترقی سے مراد کسی فرد کے نفس کا تزکیہ ہے۔اس سے مراد باطن کی بیداری کا عمل ہے۔اس سے مراد خودشناسی، خداشناسی اور فرد اور خدا کے درمیان تعلق کو مضبوط بنانا ہے۔اذکار مسنونہ کو طلباء کے لئے لازم قرار دیا جائے۔اسی طرح سے ہفتہ وار تزکیہ نفس کی محافل منعقد کی جائیں تاکہ طلباء اس اہم جہت کی طرف متوجہ ہوں اور مادیت پرستی کے سیلاب کے سامنے بند باندھا جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک اہم ذریعہ تعلیمات سیرت کا بیان بھی ہے۔کتب احادیث کے ابواب زہد ورقاق کے عملی مظاہر طلباء کے سامنے پیش کئے جائیں۔اسی طرح سے اکابرین امت، مشائخ عظام کے واقعات سے طلباء کی روحانی پیاس کی آبیاری کی جاسکتی ہے۔ یہ مقصد مطالعہ ومحاضرات سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

نتائج بحث:

دور جدید کے تدریسی اسالیب کی بنیاد نفسیاتی اصولوں پر قائم ہے۔ تعلیم ونفسیات کے ماہرین نے جدید تعلیمی تحقیقات میں ان نظریات کو بیان کیا ہے جن کی مدد سے طلباء کی ایسی تعلیم وتربیت کی جاسکے کہ ان کے اندر خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کیا جاسکے اور پروان چڑھایا جائے ۔ جدید تدریسی اسالیب کی روشنی میں ہم نصابی سرگرمیوں کو کسی حال میں بھی نصابی مصروفیات سے کم اہم دینا مناسب نہیں۔ ہم نصابی سرگرمیوں سے جو اوصاف طلباء کے اندر پیدا ہوتے ہیں وہ ایک مثالی معاشرہ قائم کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ مدارس کی ذمہ داری ٹھہرتی ہے کہ مدرسے میں ابتدائیہ سے ہی ہم نصابی سرگرمیوں کی مکمل منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔یہ ہم نصابی سرگرمیوں باریک بینی سے جائزہ لے کر روبہ عمل لائی جائیں کہ ایک طرف وہ طلبہ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں اور ان کی ذہنی وجسمانی تربیت کے لئے نفع آور ہوں اور دوسری طرف وہ شرعی حدود کے دائرے کے

اندر رہیں۔ مندرجہ بالا بحث کا لب لباب یہ ہے کہ انسانی شخصیت کی کامل تعمیر و ترقی کے لئے اس کی شخصیت کی پانچوں جہات کی یکساں نشوو نما ضروری ہے۔ یہ مقصد ہم نصابی سرگرمیوں سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ تصویری خاکہ میں ہر جہت کو ایک گول دائرہ کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے جو باہم ربط بھی رکھتے ہیں اور تعمیر شخصیت کے ساتھ بھی ملحق ہیں۔ تمام جہات کا باہمی ربط یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہر جہت انسانی کی نشوونما دوسرے جہت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور جب تمام جہات انسانی کی تعمیر و نشوونما وقع پذیر ہوتی ہے تو طلباء کی شخصیت مکمل ہو جاتی ہے۔

تجاویز و سفارشات:

1. دینی مدارس کے تمام ذمہ داران اپنے مدارس میں ہم نصابی سرگرمیوں کا لازمی اہتمام کریں۔
2. یہ ہم نصابی سرگرمیاں ہم جہت ہوں اور طلبہ کی مکمل شخصیت کی تعمیر میں مدومعاون ہوں۔
3. ذہنی استعداد میں اضافے پر توجہ کے ساتھ ساتھ وہ سرگرمیاں بھی شروع کی جائیں جن سے طلبہ کی جسمانی صحت اچھی ہو جائے۔
4. طلبہ کی خود آزمائشی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے تا کہ ان کے اندر تخلیقی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔
5. ہم نصابی سرگرمیوں میں سماجی خدمت کو لازمی شامل کیا جائے تا کہ طلبہ میں حقوق العباد کی ادائیگی کا شعور پیدا ہو سکے۔
6. اس تحقیقی مضمون میں شامل مجوزہ ہم نصابی سرگرمیوں میں سے ادارے اور ماحول کے پیش نظر جن پر عمل کرنے میں سہولت ہو ان کو اس طرح سے اختیار کیا جائے کہ طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت کی تعمیر ممکن ہو سکے۔